عن ابن جریج عن عطاء قال قلت لہٗ ارأیت ان مرّت حائض بقوم یقرؤن المصحف فسجدوا، اتسجد معھم؟ قال لا قد منعت خیر من ذلک۔ (ابن ابی شیبة ۱۴/۲)

ہاں اگر نیازمندانہ سر جھکا لے تو انسب ہے۔

عن سعید بن المسیب عن عثمان قال بتومی ایماء برأسھا ایماء (ایضاً)

(۲) مساجد میں: ۔ مساجد میں نعتیں جو غالیانہ نہ ہوں، پڑھ سکتے ہیں، واقعی حضرت حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ حضور کے سامنے پڑھا کرتے تھے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ ایک نعت یا جائز اشعار کا پڑھنا ہوتا ہے۔ دوسرا ان کا گانا، پڑھنا تو بجا ہے اور یہی چیز ثابت ہے۔ باقی رہا مسجدوں میں ان گانا؟ اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ غالباً بطور عبادت ان کا گانا، غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا شعار رہا ہے۔ یہود ونصاریٰ اور قوم ہنود کی عبادت گاہوں کا نظارہ جن دوستوں نے کیا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہاں کیا کیا ہوتا ہے گانے کو وہاں عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ مساجد کو ان کی مماثلت اور مشابہت کے فتنے سے بچایا جائے۔ کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔

مساجد کا مصرف قرآن حکیم نے "ذکر اللہ" بتایا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا۔ (بقرہ ۱۴ ع)

وَمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا۔ (پ ۱۷: الحج ع ۶)

کیونکہ مساجد صرف اللہ کے لیے ہیں:

اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ (پ ۲۹: الجن ع ۱)

حضرت حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور کی موجودگی میں اور حضور کے حکم سے جو شعر پڑھتے تھے وہ جنگی ضرورت کی بنا پر دفاعی شعر کہے تھے۔ اس لیے حضور نے ان سے فرمایا تھا کہ رسول اللہ کی طرف سے دفاع کیجئے۔ الٰہی! روح القدس سے اس کی مدد فرما!

یا حسان اجب عن رسول اللہ اللھم ایدہ بروح القدس (بخاری ص ۶۵)

ایسے اشعار جو روح القدس کی نصرت سے کہے جائیں وہ بجائے خود "ذکر اللہ" کی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

ایک اور شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ اس وقت مسجد میں تھے، عرض کی حضور! شعر سناؤں؟ فرمایا: نہ! اس پر اس نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: پر مسجد سے باہر ہو جا! چنانچہ وہ باہر نکل گیا، (جو سنانا تھا، سنایا) پھر آپ نے ان کو ایک کپڑا عطا کیا اور فرمایا: یہ اس

کا عوض ہے جو رب کی مدح کی ہے۔

فاخرج من المسجد نخرج من المسجد قال فاعطاہ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبا وقال : ھذا ابدل ما مدحت بہ ربک (عبد الرزاق ص۴۳۹ ج۱)

اس سے معلوم یہ ہوا کہ حتی الامکان آپ شعراء کا کلام مسجد میں نہیں سنتے تھے۔

بریلوی دستوں نے کو مساجد کو جس طرح استعمال کر رکھا ہے وہ مساجد کا انتہائی افسوسناک استحصال اور استعمال ہے۔ عدالت عالیہ یا شاہ وقت کے دربار کے آداب میں سے ہے کہ باوقار اور سنجیدہ رہا جائے غل غپاڑہ اور شور و غوغا سے اجتناب کیا جائے! اور لوگ ایسا کرتے بھی ہیں۔ مگر خانہ خدا کی اس حیثیت کا یہ لوگ قطعاً احساس نہیں فرماتے۔

مسنون نعت خوانی نہیں ہوتی بلکہ شور، حشر بردوش کہرام اور شور برپا ہوتا ہے، جو جواز کی کسی نوعیت کے دائرے میں نہیں آتا۔

حضرت سائب بن یزید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مدینہ کے گورنر تھے۔ مسجد میں سو رہے تھے، انھیں حضرت عمر نے جگا کر کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میں ان کو لے آیا، ان سے پوچھا: کن سے ہو؟ اہل طائف سے! فرمایا کہ اگر اس شہر کے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا، اللہ کے رسول کی مسجد میں اونچی آواز کرتے ہو:

لوکنتما من اہل البلد لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری ص۶۷)

مصنف عبدالرزاق کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ: دونوں بھاگ کھڑے ہوئے، آخر ایک ہاتھ لگ گیا اور اس کی پٹائی بھی ہوئی:

فبادراہ فادرک احدھما فضربہ (مصنف ص۴۳۷ ج۱)

ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت عمر جب نماز کے لیے نکلتے تو مسجد میں اعلان فرماتے کہ: دیکھئے! شور و غل نہ ہو:

عن نافع ان عبد اللہ (ابن عمر) اخبرہ ان عمر اذا خرج الی الصلوۃ نادی فی المسجد قال: وایاکم واللغط (مصنف ابن ابی شیبۃ ص۴۱۹ ج۲، عبد الرزاق ص۴۳۸ ج۱)

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، حضرت عمرؓ نے ایک شخص مسجد میں اونچا بولتا تھا تو فرمایا کہ:

جانتے ہو! کہاں کھڑے ہو؟

قال سمع عمر بن الخطاب رجلا رافعا صوته فی المسجد فقال این انت؟

(ایضاً ص ۲۱۹)

اس شخص کے بولنے کو آپ نے شور و غل سے تعبیر فرمایا ہے اس کے علاوہ حضرت عمرؓ نے ایک کلیہ کا ذکر فرمایا ہے کہ مساجد میں شور نہیں چاہیے! مسجد میں تانیں چھوڑے بغیر جن لوگوں کا پیٹ بہر حال پھول جاتا ہے ان کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد سے باہر ایک چبوترہ بنوا دیا تھا کہ وہاں جا کر اپنی خواہش پوری کیا کریں۔ مسجد میں بہر حال وہ اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

بنی عمر رحبة فی ناحیة المسجد۔

شور قرآن خوانی کا بھی ہو تو جائز نہیں، دوسرا کہاں جائز ہوگا۔ ابوداؤد میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر زور سے قرأت نہ کرو:

اعتکف رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی المسجد فسمعهم یجهرون بالقرآن فکشف الستر وقال الا انکم مناج الیه فلا یوذین بعضکم ببعضا ولا یرفع بعضکم علی بعض فی القرآن او قال فی الصلوٰة (ص ۱۳۳)

ہاں درمیانی آواز میں قرآن پڑھنا، جس سے دوسروں کی توجہ متاثر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے (ابوداؤد ص ۱۳۳) لیکن بریلوی احباب نے تو صرف مسجد کی حد تک نہیں بلکہ پورے قصبہ اور محلہ کو اپنے شور محشر سے نڈھال کر رکھا ہے اور مسجدوں میں اس قدر شور ہوتا ہے کہ خدا کی پناہ!

بہر حال؛ قرآن ہو یا درود، نعت ہو یا لا الٰہ کا ورد، ان سب کا پڑھنا جائز ہے۔ گانا اور محشر بدوش تانیں چھوڑنا، ناجائز بلکہ حرام ہے۔ یہ ریت یہود، ہنود، مجوس اور نصاریٰ کی ہے۔ یقین نہ آئے تو گرجوں مندروں اور گردواروں میں جا کر دیکھئے!

قرآن حکیم کا ارشاد ہے: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (اعراف ع ۷)
"چپکے چپکے اور (نہایت) فروتنی کے ساتھ اپنے رب کو پکارو، وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

رب کو پکارنے کی تین شرطیں بیان کی گئی ہیں: ایک یہ کہ مسکین اور عاجز بندے کی طرح پکارو، دوسرا یہ کہ: چپکے پکارو، تیسرا یہ کہ کہرام نہ مچاؤ! (المعتدین)۔

عاجز اور مسکین بندہ رب کے حضور حاضر ہو۔ اور یوں جیسے طوفان ہو کبھی نہیں ہو سکتا، مسکین بندہ

"کڑکے" نہیں مارا کرتا۔ ایسے مسکینوں جیسی صورت اور عاجز بندہ جیسی آواز اور ندا سجتی ہے۔ اگر یوں آئے جیسے بجلی کی کڑک ہو، جسے پنجابی "اولا" کہتے ہیں تو وہ مسکین نہیں شمار کیا جاتا۔

اہل حدیث، شوافع اور حنابلہ وغیرہ کہتے ہیں کہ آمین اونچی آواز سے کہو تو یہ دوست اوپر والی آیت پڑھنے لگتے ہیں کہ کیا کریں، قرآن کہتا ہے کہ اونچا نہ بولو! چہ خوب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی نشانی یہ بیان کی گئی کہ رات کو جب بعد میں ذکر کریں گے تو ان کی آواز اتنی نحیف اور لطیف ہوگی جیسے شہد کی مکھی کی آواز:۔

اصواتهم بالليل في جو السماء كصوت النحل (دارمی ص۶) دويهم في مساجدهم كدوي النحل (دارمی ص۶)۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ میں یہ نشانی پائی جاتی ہے؟۔

حکیم راحت نسیم سوھدروی

حضرت امام بخاریؒ

کس درجہ سے کی خدمت اسلام بخاریؒ
ملت ہے تیری خادم بے دام بخاریؒ

تو جامع اقوال رسول عربی ہے
اس نام سے ہے زندہ تیرا نام بخاری

آیا ہے تیرا نام بھی نام نبیؐ کے ساتھ
ہے تجھ پر یہ اللہ کا انعام بخاریؒ

ہم کو بھی ملے فہم حدیث ایسا کہ ہم بھی
ہوں تیری طرح خادم اسلام بخاریؒ

ارشاد نبی اصل میں پیغام خدا ہے
پیغام نبی ہے تیرا پیغام بخاریؒ

تا حشر احادیث نبیؐ زندہ رہیں گی
تا حشر مٹے گا نہ تیرا نام بخاریؒ

نسیم کو ہے یوں اہل حدیثوں سے محبت
لیتے ہیں عقیدت سے تیرا نام بخاریؒ